

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَسَلَّمَ

جہڑیل نمبر ۵۲۴

خطبہ نمبر ۱
ایضاً
رکوش دین تحریر

روزنامہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

پندرہ جہڑیل

قیمت

پانچ روپے

جلد ۱۸/۳
۸ امان کلکتہ ۳۱ دیکھ ۳۸۳
۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء نمبر ۶۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منظور احمد صاحب -

ریوہ، مارچ یووقت ۸ بجے صبح

کل شام کے وقت حضور کو بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ رات بھر

بڑی بے چینی رہی اور نیند ٹھیک طرح سے نہیں آئی۔

احبابِ محبت خاص تو جمعہ اور اتوار سے دعائیں کرتے رہیں کہ کوئی ایسا فیصلہ نہ ہو جو آپ کو بے چینی کا علاج نہ ہو۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافتِ سچاں کی بڑے بڑے قہر

مشرق و مغرب کی جماعت نے ہر طرف سے دلی مبارکباد کے بیچا

نظامِ خلافت کی مخالفت اس کی مضبوطی اور استحکام کیلئے جدوجہد کرتے چلے جانے کے بعد کی تجدید

اساتذہ کے دھندوں کے میں مطابق فیصلہ و رحمت اور تائید و نصرت کے خاص نشان کے طور پر سیدنا محمد ۱۴ مارچ ۱۹۶۶ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصیح الموعود ایدہ اللہ اور والدہ کی موجودہ خلافت پر نہایت درجہ کامیابی و کامرانی کے ساتھ چالیس سال پروردگار ایدہ اللہ تعالیٰ والی سال شروع ہو چکے۔ اس وقت تک وہ تھکے تھکے اس خاص نشان کے ظہور پر مشرق و مغرب کی جماعت نے احمدیہ میں خوشی و مسرت کا ایک ہر دور گئی ہے اور وہ انہماک و شکر کے طور پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے رہے۔ چالیس سال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اور کس میں دلی مبارکباد کے ساتھ خیر خیرات بذریعہ تار و خطوط ارسال کر رہی ہیں۔ ان میں ان میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کا طم و عاقل اور دراز کی عمر کی دردمندانہ دعاؤں کے علاوہ احبابِ جماعت اپنے اس عمدہ کی تحفہ کر رہے ہیں کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آسمانی قیادت میں غلبہ اسلام کی خاطر آئینہ بھی بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہیں کریں گے اور حضور کے قدم بقدم اور شانہ بشانہ ترقیات کے میدان میں آگے ہی آگے قدم بٹھاتے چلے جائیں گے۔ نیز نظامِ خلافت کی مخالفت اور اس کی مضبوطی اور استحکام کے لئے نسل نسل بدستور جدوجہد کرتے چلے جائیں گے۔ موجودہ حالات میں سے بعض جماعتوں اور احباب کے اس لئے بڑے بڑے برقی بیانات کا ترجمہ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

شاہ جہاں علیہ السلام کی تبلیغ و ترویج
محکم سیدنا محمد رضا علیہ السلام
محکم سیدنا محمد رضا علیہ السلام
انڈونیشیا اپنے تار و رسم از جا کرتے ہیں
رقمہ انڈونیشیا

۲ سے رقمہ انڈونیشیا
" میں اور میرے خاندان کے جملہ افراد حضور کے نبوت باریک دور خلافت کے چالیس سال گزرنے کے بعد ایک دن وال سال شروع ہونے کی باریک دور مسرت و تقریب پر مصمم قلب سے مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ اپنے فضل سے حضور کا مقدر مس و باریک سائیر ہمارے ہر دل پر تادیر سلامت رکھے (برائیت احمد نگوی) محرم نور الحق صاحب اور مبلغ ایچ اے کیناٹن محرم مولوی نور الحق صاحب اور مبلغ ایچ اے کیناٹن فیروزہ مشرق افریقہ سے مبارکباد کا تار ارسال کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

آج مورخہ ۱۴ مارچ کو حضور کی موجودہ خلافت کے نبوت درجہ مقدر و باریک دور کے چالیس سال پروردگار ایدہ اللہ تعالیٰ والی سال کے شروع ہونے پر جماعت احمدیہ کیناٹن مشرق افریقہ، اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے دلی خیرات تشکر اور خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتے رہے۔ دعا ہے کہ وہ حضور کا مقدر مس و باریک سائیر ہماری جماعت کے سر پر سلامت رکھے (برائیت احمد نگوی)۔

سلسلہ احمدیہ کے ممتاز خادموں صاحب زویا و کشف اور مستجاب الدعوات بزرگ
حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقا پوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رحلت فرما گئے
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ
ریوہ، مارچ ۱۹۶۶ء بجے صبح دلی سون وصال کے ساتھ ہم نے نہایت افسوسناک خبر احبابِ جماعت تک پہنچتے ہیں کہ سلسلہ احمدیہ کے ممتاز خادموں صاحب زویا و کشف و ذمات اور مستجاب الدعوات بزرگ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقا پوری مورخہ ۱۶ اور ۱۷ مارچ ۱۹۶۶ء کو دوسو و پندرہ سال کی عمر میں لاہور میں وفات پانگے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا جنازہ بڈلیہ محمد سعید صاحب بقا پوری مورخہ ۱۸ مارچ کو حضرت مولانا صاحب اد اہل رحمتان سے جاری تھا اور بہت کمزور ہو گئے تھے۔ ان کا دوران میں بندش پیاب کا عارضہ بھی لاحق ہو گیا۔ پھر آپ کے خزانہ محرم میجر ڈاکٹر میں آئے گی۔

سود احمدیہ پندرہ پندرہ خیار الاسلام پریس ریوہ میں چھپو اگر دفتر الفضل اراکات غزنی ریوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

ہماری تائی کا راز قرآن کریم کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے میں ہے

مسلمان جب تک قرآن کریم کو وابستہ نہیں وہ اچھو کر ہرگز ترقی نہیں کر سکتے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امیرہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزہ
فرمودہ ۶ جولائی ۱۹۲۸ء بمقام ڈھلوزی

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حسب ذیل آیت پڑھی۔
یا ایہا الناس قد جاءکم
برہان من ربکم واتزلنا
الیکم نوراً مبیناً (نساء)
اس آیت نے اس مختصر سی آیت میں جو میں نے
سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد پڑھی ہے ایک ایسا
قانون اور ایسا گمان کو بتایا ہے جس کے ذریعہ
سے وہ

دنیا کی ساری قوموں سے افضل

ہو سکتے ہیں اور ان پر غالب ہو سکتے ہیں۔ یہ آیت
قرآن شریف کے متعلق ہے کہ لے لوگو تمہارے پاس
برہان آگیا ہے۔ برہان کے معنی دلیل اور حجت
کے ہوتے ہیں۔ دلیل اور حجت ایک ایسی چیز ہے
جس کے ساتھ کسی چیز کی صداقت کا پتہ لگانا
کوئی بات بھی دنیا میں ایسی نہیں جو بغیر دلیل یا حجت
کافی جاوے۔ ان کی فطرت میں یہ بات رکھی
گئی ہے کہ وہ ہر بات کے لئے دلیل تلاش کرنا
ہے۔ خواہ وہ دلیل عقلی ہو یا شہادہ کی۔ یعنی یا
تو یہ چاہتا ہے کہ اس کو عقلی سے ثابت کر دیا جائے
اور یا پھر اس کو دکھا دیا جائے۔ پھر وہ کسی اور
چیز کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ مثلاً کسی کے لئے دن
ثابت کرنے کے وہی طریقے ہیں (۱) کہ اس کو کہہ دیا
جائے کہ سورج چڑھا ہوا ہے۔ (۲) اگر تمہارے
سورج چڑھا ہوا نہیں دکھا سکتے تو دوسرے طریقے
یہ ہے کہ اس کو روشنی دکھائیں۔ تو دلیل دہنی
طرح کی ہوتی ہے یا تو وہ چیز دکھا دی جائے یا پھر
علائقہ بتا دی جائیں۔
پس اسی طرح خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اسے
لوگو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس

واضح دلیل

آگئی ہے۔ برہان۔ جس میں سے نکلا ہے جو عین

روشن ہوا اور شہر سے غائب ہو۔ پس قرآن کریم کے
متعلق فرمایا کہ وہ ایسی دلیل ہے۔ ایسا کھلا برہان
ہے کہ دشمن کے آگے جب اس کو پیش کیا جائے
تو وہ انکار نہیں کر سکتا۔ پس خدا تعالیٰ نے قرآن
شریف کو ایسی واضح دلیل قرار دیا کہ اس کے مقابلہ
میں کوئی بھی نہیں ٹھہر سکتا اور ایسی روشن چیز ہے
کہ اس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اگر قرآن دہنی
ایسا ہے تو خود کرو کہ مسلمانوں کے ہاتھ میں کون
عظیم الشان ہتھیار آگیا کہ جس کا مقابلہ دوسری
قومیں نہیں کر سکتیں۔ جب دوسری قومیں اس کا
مقابلہ نہ کر سکیں تو پھر مسلمانوں کے غلبہ اور افضل
ہونے میں کیا شبہ رہ گیا۔

مگر انسانوں کے مسلمان جن کی کتاب نے
دعویٰ کیا تھا کہ میں واضح دلیل اور روشن برہان
ہو کر آئی ہوں۔ وہ مسلمان کہتے ہیں کہ کسی بات کیلئے
دلیل اور حجت مانگنا کفر ہے۔ جب قرآن ایک بات
کہتا ہے تو پھر دلیل اور حجت کیسی؟ میرے ایک
عزیزہ اُس لئے کہ لائبریری میں ہیں وہ ایک دفعہ
قادیان آئے تو میں نے ان سے مذہب ماہرین شروع
کیں۔ میری باتوں کے جواب میں جو کچھ انہوں نے
کہا اس سے میں سمجھا کہ وہ اپنے دلائل سے ناواقف
تھے کیونکہ میں نے ان کو دیکھا کہ میری تمام باتوں
کی تصدیق کرتے جاتے تھے اور ہاں کہتے جاتے تھے
گو وہ ماتیں محض قرآن کے لحاظ سے تھیں قابل تسلیم
تھیں۔ مگر دراصل وہ جس خیال کے تھے ان کے خیال
مسلمان ان کو تسلیم نہ کر سکتے تھے۔ میں نے ان سے کہا
آپ ان باتوں کو صحیح سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ
ہاتھ میں صحیح ہیں۔ میں نے ان کو کہا کہ باقی مسلمان
ان باتوں کو صحیح نہیں سمجھتے۔ اس پر انہوں نے
کہا کہ میں نے عقلی ہونے کی وجہ سے ان کی تصدیق
کی تھی۔ باقی اصل بات یہ ہے کہ جب میں مدرسہ میں
بیٹھنا تھا تو میرا ایک استاد آریہ تھا جو اسلام
پر اعتراض کیا کرتا تھا۔ ہمارے عمل کی مسجد کا نام
حساب تھے۔ میں نے ایک دن ان کے پاس

آریہ کے اعتراضات

پیش کیے اور کہا کہ آپ بنائے۔ میں ان اعتراضات
کے کیا جواب دوں۔ ان کے سامنے میرا وہ باتیں
پیش کرنا تھا کہ انہوں نے مجھے بے اختیار گالیاں
دینی تروغ کر دیں اور کہا تم بے دین کا فخر
ہو گئے ہو۔ تم آریہ خیالات کے ہو گئے ہو۔ میں
تہارے والد کو کہہ کر مدرسہ میں پڑھنے سے ان کا
دوہا گیا۔ اس وقت کو میں ابھی بچہ تھا۔ مگر اتنی
سمجھ تھی کہ اگر بڑھائی بنا ہو گئی تو عمر برباد ہو
جائے گی اس لئے میں نے عہد کیا کہ کبھی کوئی
مذہب کے متعلق بات کسی مولوی صاحب سے نہیں
پوچھوں گا۔ اس وجہ سے مجھے مذہب کے متعلق
کوئی واقفیت نہیں ہے۔ یہی حالت اور مسلمانوں
کی بھی ہے۔ وہ صرف اتنا جانتے ہیں۔ کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام کے
بانی تھے۔ اور قرآن الہامی کتاب ہے اس سے
زیادہ کچھ نہیں جانتے۔ اور نہ انہیں رسول کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت اور قرآن کریم
کے الہامی ہونے کے دلائل معلوم ہیں۔ اس کا
نتیجہ یہ ہے کہ مسلمان اور خصوصاً تعلیم یافتہ مسلمان

مذہب سے بیزار

ہو رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں جس مذہب کی باتیں
زور سے منوائی جاتی ہیں نہ کہ دلائل سے۔ وہ
خوشامی ہو گا۔ اگر اس کی باتیں سچی ہوں تو
ان کی صداقت کی دلیل کیوں نہ دی جائے ہم
دیکھتے ہیں ایک تاجر جس کے پاس اچھا مال ہوتا
ہے۔ ۱۰۰ روپے مال کو نکال کر اسے رکھ دیتا ہے
اور کہتا ہے اسے دیکھ کر پسند کر لو۔ لیکن جس
تاجر کے پاس خوب چیز ہو اس کی بھی کوئی شے ہوتی
ہے کہ خریدنا دیکھنا چاہے خریدے۔ وہ اس
شتم کی باتوں سے خریدنا کو مطمئن کرنا چاہتا ہے
کہیں جو کہتا ہوں یہ بہت عمدہ چیز ہے اس میں کوئی

نقص نہیں ہے۔ اس وقت اسلام کو اسی صورت
میں پیش کرنے کے معنی ہیں کہ اسلام کو اپنی نظر میں
بھی اور دوسروں کی نظر میں بھی خیر مانتا یا جانتے
حالاً

صرف قرآن ہی ایسی کتاب ہے

جو کہتی ہے کہ ہر بات دلیل کے ساتھ بیان کی گئی
ہے قرآن کے سامنے یہ دعویٰ نہیں لگتا کہ بدر نہ
کوئی اور ایسی کتاب جسے الہامی اور مذہبی کہا
جاتا ہے۔ صرف قرآن ہی ہے جو کہتا ہے یا ایہا
الناس خذ جاء کونہا من ربکم
واتزلنا الیکم نوراً مبیناً (النساء) اور
قرآن ایسی کتاب ہے جو دلائل رکھتی ہے یہ
کہنا کہ جب قرآن خدا کا کلام ہے تو پھر جو کچھ وہ
کہے اسے مان لینا چاہیے اس کے لئے

دلائل کی کیا ضرورت ہے

یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ دنیا میں ایسے لوگ بھی تو ہیں
کہ جو قرآن کو خدا کا کلام نہیں مانتے۔ ان کو
منزلت کے لئے دلائل کی ضرورت ہے اور دلائل
بھی عقلی۔ اس میں بہت عقلی دلائل کامی ذکر ہے
اور اسی آیت سے یہ ثابت ہے کہ دلیل کے معنی
عقلی دلیل کے ہیں نہ کہ چونکہ خدا تعالیٰ کہتا ہے
اس لئے مان لینا چاہیے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
یا ایہا الناس قد جاءکم برہان من ربکم
واتزلنا الیکم نوراً مبیناً (النساء) اور
لوگو تمہارے لئے دلیل آگئی ہے۔ یہاں یہ نہیں
فرمایا کہ اسے مومن ہو کر لے لو فرمایا ہے۔ یعنی
صرف ان لوگوں کو مخاطب نہیں کیا جو ایمان لے گئے
اور جو قرآن کو خدا کا کلام سمجھتے ہیں بلکہ مسلمانوں
پر دلوں ہندہ ڈال سکھوں۔ بدھوں وغیرہ
دنیا کے تمام انسانوں کو مخاطب کیا ہے۔ کوئی گہ
سکتا ہے قرآن کی کوئی بھی ایک مسلمان کے لئے حجت ہو
سکتی ہے مگر ہندو کے لئے یا عیسائی کے لئے یا
یہودی کے لئے یہ کافی نہیں کہہ دیا جائے قرآن

خدا کا کلام ہے۔ اس لئے جو کچھ اس میں لکھا ہے اسے مان لینا چاہئے بلکہ اس کے لئے

عقلی دلائل کی ضرورت

ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس آیت میں یا ایہا الناس کہہ کر بتایا ہے کہ اس کے مخالف عیسائی یہودی ہندو سب لوگ ہیں جو قرآن کی وحی کو تسلیم نہیں کرتے۔ ان لوگوں کو مخاطب کر کے جب دلیل کا ذکر کیا گیا ہے تو صاف ظاہر ہے کہ اس کا مطلب عقلی دلیل ہے۔ پس فرمایا ہے لوگ خدا کی طرف سے تمہارے پاس دلیل آئی ہے۔ یعنی قرآن جو اپنی پیشکش کرتا ہے ان کی صداقت میں عقلی دلائل بھی دیتا ہے۔ یہ کسی اور کتاب کا نہ دیکھئے اور نہ وہ اپنے اندر عقلی دلائل رکھتی ہے۔ لیکن جب کہ

بکس سے بتایا ہے

مسلمان ہی دلائل سے عاقل ہیں

اور دیکھتے ہیں جو قرآن میں یہ بات لکھی ہے اس لئے اس کی دلیل کی ضرورت نہیں۔ ہم ایسا ہی مانتے ہیں۔ اس کے معنی سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ ان کے مان باپ چونکہ اسلام میں داخل تھے اس لئے وہ بھی مسلمان کہلاتے ہیں ورنہ خود انہیں پتہ نہیں کہ اسلام کیا ہے بلکہ اگر ایک مسلمان قرآن ہی اس لئے ایمان رکھتا ہے کہ اس کے مان باپ اس پر ایمان تھا اور اس طرح وہ اپنے آپ کو اس بات کا مستحق سمجھتا ہے کہ خدا کا قرب حاصل کرے تو ایک ہندو بھی تو اس کا قرب حاصل کرے۔ اس کا فائل ہوتا ہے۔ اس کے مان باپ چونکہ ہندو تھے اس لئے وہ بھی ہندو کہلاتا ہے۔ پھر وہ کیوں نجات کا مستحق نہیں۔ اسی طرح عیسائی بھی جن عقائد کا پابند ہے وہ اسے مان باپ سے ورتہ میں حاصل ہوتے وہ بھی نجات کا مستحق ہونا چاہیے کیا وجہ ہے کہ مسلمان چونکہ قرآن کو اس لئے مانتے ہیں کہ ان کے مان باپ قرآن کو مانتے تھے۔ وہ تو جنت میں چلے جائیں لیکن ہندو جو انہی کی طرح اپنے مان باپ کے عقائد کے پابند ہوں وہ جنت میں جائیں گے۔ مسلمان صرف اس لئے نجات پا سکتے ہیں کہ وہ قرآن کو اس وجہ سے مانتے ہیں کہ ان کے مان باپ مانتے تھے تو ہندو بھی اس بات کے مستحق ہوں گے کہ نجات پائیں کیونکہ ان کے مان باپ کا جو مذہب تھا وہی ان کا ہے جس طرح ایسے مسلمان کا مذہب

ورثہ کا مذہب

ہے۔ اسی طرح ہندو کا بھی ہے۔ رسول کی وصیائے علیہ آکرم نے فرمایا ہے جب یہ پیدا ہوتا ہے تو نظریہ پر پیدا ہوتا ہے۔ آگے مان باپ اسے یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں۔ اس لئے کہ مسلمانوں کو منظور رکھا گیا جانتا ہے کہ انہیں بھی مان باپ مسلمان بناتے ہیں ورنہ تحقیقت

میں انہیں کوئی پتہ نہیں ہوتا کہ اسلام کیا ہے اہل مسلمان بتتے کے لئے ضروری ہے کہ جو کچھ وہ مانتا ہو۔ دلیل کے ساتھ مانے۔ یعنی اس کی صداقت کے دلائل سے آگاہ ہو۔

پنچاخر خدا تعالیٰ فرماتا ہے اذعن کان علیٰ ینبئۃ من ربہ کہ وہ جسے خدا کی طرف سے دلیل ملیں وہ اور جو مان باپ کی مانی ہوئی باتوں کو بغیر دلیل مان رہا ہو۔ برابر ہو سکتے ہیں، ہرگز نہیں۔ یہ

مومن کی شان

یہ ان فرما کر وہ کچھ مانتا ہے۔ اس کے دلائل عاماتے ہیں کوئی شخص خواہ اسلام کے متعلق کتنے جوش ظاہر کرے۔ اپنے آپ کو کتنا اسلام کا شہیدائی تلتے۔ اگر وہ اسلام کی صداقت کے دلائل نہیں جانتا۔ تو اس کے ایمان کی کچھ حقیقت نہیں ہے۔ اس سے پوچھا جائیگا کہ تم جس وجہ سے ایمان لائے تھے۔ تمہارے پاس اسلام کے پیچھے ہونے کا کیا ثبوت تھا۔ اگر کچھ نہ ہوگا تو عداقت کے خلاف ایمان نہ آتا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا قائل ہونا کافی نہ ہوگا۔

تو قرآن کریم جو کچھ میان کرتا ہے اس کے دلائل ہی رکھتا ہے۔ اور ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس کا مطالعہ کرے۔ میں نے کئی آدمیوں کو دیکھا ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے تمہارے پاس کیا دلائل ہیں۔ تو وہ کہتے ہیں دلیل تو ہمارے پاس کوئی نہیں لیکن اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کوئی بات کہے تو اس سے لڑنے چھوڑنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

مجھے یاد ہے

جب میں جھگڑنے لگا

تو نظریہ کر کے رہنے والے ایک بڑے آدمی عبدالوہاب جج کے لئے جا رہے تھے شامہ دہلی ہی فوت ہو گئے میرے نا اہل صاحب مرحوم بھی سابقہ تھے جب انہوں نے دیکھا کہ دوسرے لوگ اس شخص سے ہنسی اور تمسخر کرتے ہیں۔ تو ان کو اپنے ساتھ لے لکھا اور اچھ دن پاس رہنے کے بعد میں نے دیکھا کہ انہیں مذہب کا کچھ پتہ نہیں۔ ان دنوں مدینہ می دیا پھیلی ہوئی تھی۔ وہ مدینہ جانا چاہتے تھے میں نے انہیں کہا ایسے موقع پر آیت نہ چلیں۔ چکنے کے میں ضرور جاؤں گا۔ کچھ چھ جو میں نے کہا آپ نے جانے کی کیا غرض ہے۔ اگر تو آپ کی نیت سے جلتے ہو تو شریعت کا حکم ہے کہ جہاں دیا پھیلی ہوئی ہے وہاں نہ جاؤ اس پر آپ کو عمل کرنا چاہیے ہے۔ لیکن بات یہ ہے میرے مٹوں نے مجھے کہا تھا وہاں ضرور جانا اس

لے جانا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا آپ کو پتہ ہے وہاں کیا ہے کہتے تھے۔ مجھے یہ تو پتہ نہیں۔ اس پر مجھے خیال آیا کہ جب یہ اس سے خود ادا تھیں تو ان کی

مذہبی حالت کا پتہ

لگاؤں میں نے پوچھا آپ کا مذہب کیا ہے اس سے میری مراد یہ تھی کہ آپ کس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ کہنے لگے مجھے پتہ نہیں گھر جا کر پتہ سے پوچھ کر آپ کو بتاؤں گا میں نے کہا آپ جج کے لئے جا رہے ہیں۔ مگر آتا بھی نہیں جانتے کہ ایک کا مذہب کیا ہے۔ کہنے لگا اچھا پھر مجھے پتہ چلے گا۔ آج صبح صبح کو کہنے لگے میرا مذہب ہے علیہ۔ میں نے کہا میں عبد الوہاب صاحب علیہ کی چیز ہوتی ہے۔ صبح صبح کہنے لگے میرا مذہب ہے اعظم علیہ۔ اس سے ان کی مراد اہم اعظم علیہ الرحمہ تھی۔ یہ ان کی مذہبی واقفیت تھی۔ جو جج کے لئے گئے تھے۔ بات یہ ہے کہ جب کوئی قوم دلائل کو سمجھ رہی ہے اور مذہب کو درپہر کا مذہب بنتی ہے۔ تو پھر وہ

تنزل اور تباہی

کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ کیونکہ لوگ دلیل پر غور نہیں کرتے۔ تو ان کے ذہن کد ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کی اولاد کے ذہن ان سے زیادہ کد ہو جاتے ہیں۔ آگے ان کی اولاد کے ان کے زیادہ کد جاتی ہے۔ کیونکہ انہوں اور ان میں کوئی فرق نہیں رہتا لیکن جو لوگ دلائل پر غور کرتے ہیں۔ ان کے ذہن ترقی کرتے جاتے ہیں۔ صحابہ کرام

کو ہم دیکھتے ہیں بالکل ان بڑھتے رہیں جب کسی سے گفتگو کرتے تو ایسے دلائل دیتے کہ کوئی ان کا مقابلہ نہ کر سکتا۔ وہ جو امی اور ان بڑھتے وہ دلائل سے واقف تھے۔ اس لئے اسلام کی حقیقی تعلیم کے پابند تھے۔ مگر آج جبکہ تعلیم موجود ہے۔ اور لوگ بہت زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔ اسلام سے کچھ واقف نہیں۔ آج کل لوگ اپنی قوم کی جہالت کا ذکر میروں رکھ کر کرتے ہیں۔ اور اس بات کا معیار دہلی کے مسلمان تعلیم کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ مگر

علم دین میں

وہ بھی ایسے ہی جہاں ہوں گے جیسے دوسرے نہ بھی انہوں نے قرآن کو ہاتھ نہ لگایا نہ نہ دیکھا ہے اور قرآن کو کبھی انہوں نے نہ پڑھا ہے نہیں تو وہی علم ہے کہ وہ کس طرف واقف ہیں۔ یہ ٹھیک قرآن میں نہیں مذہب سے جدا ہے

میں لیکن میں تک کوئی اسے دیکھے نہ۔ اس پر غور نہ کرے۔ اسے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اگر کسی کے پاس بہتر سے بہتر روحانہ مواد وہ اسے استعمال نہ کرے تو کیا فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ میرا کہنے کو مومن بہت حد تک معذور ہوتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی مومن کھلے ہوئے نہ تو اسے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اس کی طرح کسی کے پاس پانی کی بوتل ہو مگر وہ اسے استعمال نہ کرے۔ تو وہ درحقیقت میں پیاسا مر جائے گا۔ اسی طرح قرآن موجود ہے۔ اس پر دلائل اور براہین موجود ہیں۔ مگر ہر مسلمان اس پر غور نہیں کرتے۔ تو انہیں کی فائدہ ہو سکتا ہے۔ وہ تو

دوسروں کی نسبت زیادہ محرم

ہیں۔ اگر ایک ایسے شخص کو پتہ ہے جس کے پاس کوئی چیز نہیں تو وہ بھی محرم ہے۔ اسے چاہئے اسے حالت میں لوگوں کے سامنے نہ چھے جب تک پتہ حاصل کر کے نہ ہیں لیکن اگر ایک شخص کدھے پر کپڑا ڈال کر لٹکا کر دے۔ تو اس کا جرم بہت بڑا ہوگا۔ اس لئے ایک ایسا شخص جس کے پاس کدھے کے لئے کچھ نہ ہو۔ پھر کدھے کو قابل تہم ہوگا۔ لیکن ایک شخص جس کے پاس کدھا موجود ہو اور پتہ نہ کھائے اس پر جرم نہیں کیا جائیگا۔ اس لئے لوگ جن کے پاس ایسی کتاب ہیں۔ جو دلائل پران اور حجت رکھتی ہو۔ وہ اگر کتاب دربار ہوں تو ان پر بھی اتنا غور ہوگا۔ مگر ان پر اتنا الزام عائد نہیں ہوگا جتن ان پر جن کے پاس

دلائل اور براہین

رکھنے والی کتاب تھی۔ مگر انہوں نے اسے کھول کر نہ دیکھا۔ اور وہ روحانی لحاظ سے کبھی بیاسی اور کبھی دہی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے پاس خدا کی طرف سے کئی دلیل لکھی ہے۔ اس کتاب کو کھول کر دیکھو۔ ہر ضروری چیز اس کے اندر ہوگی۔ کوئی روحانی اخلاقی اور تمدنی مسئلہ لودہ قرآن میں موجود ہوگا۔ اور اس کے دلائل دینے کے لئے کچھ بھی باہر ایک دربار ایک تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ اس زمانہ میں ترقیات کی سبب سے اس میں موجود ہیں۔ اور اگر کوئی قرآن کریم پر غور کرے تو اس کا ایمان بہت ترقی کرتا ہے۔ بے شک اس شخص ہے کہ مسلمان اس پر غور نہیں کرتے۔ ایک مصری عالم نے مجھے

اس زمانہ میں قرآن کا مضمون

مہرت یہ کہ جسے کبھی نہیں سمجھا ہے۔ اس میں مردوں پر پڑھا جائے۔ یا تعلیمات پر کئی حقائق میں لکھ دیا جائے۔ گو قرآن کی تعلیمات

کے سے نہیں مردوں کے سے ہے یا قیام
کھانے کے لئے ہے۔ ایسی حالت میں اگر
مسلمان قرآن سے واقف نہ رہیں تو اور
کیا ہو۔

دوسری بات خدا تعالیٰ اس آیت
میں یہ فرماتا ہے کہ انزلنا الیک الفرقاناً
مبہتاً۔ قرآن میں دلیل ہی جہاں نہیں کی
گئی۔ بلکہ اسے دو میں تباہی یعنی یا نور یا
بے جوڑ دکھانا شروع کیا ہے۔ وہی ہے جسے
سرج لائٹ ہوتے۔ سجد میں چٹانوں پر
کوشش کی جاتی ہے۔ اگر کئے جانے والے
چٹانوں کو راستہ کا پتہ لگتا ہے۔ پس قدر
میں کے یعنی میں کہ وہ قدر جو صحیح رہ
ناتاہے مطلب یہ کہ قرآن عقلی تسلی ہی نہیں تا
دلیل کے ساتھ ہی نہیں جاتا کہ خدا ہے۔ نئی آیتیں
فرشتے موجد ہیں مرنے کے بعد زندگی کو بلکہ ایسے رستے
بھی جاتا ہے۔ میں پر چلنے والے سجدے جو جاتا اور ان
تباہی کو صحیح جاتا ہے قرآن کو اپنی ہی سرج لائٹ
وہ بتاتا ہے کہ اور چٹان ہے اگر مارا گئے
تو تباہ ہو جاؤ گے۔ اور ہر سیدھا راستہ ہے
اگر اس پر لوگوں کو منزل مقصود پر پہنچ جائے
پس قرآن عقل کے لئے سیدھا طریق پیش کرتا
ہے۔ اور اسلام کو حقیقی طور پر سامنے والا
دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں ہی خوش نہیں
ہوتا بلکہ

اپنے ضمیر کے سامنے

بھی خوش ہوتا ہے۔ ایک ان شخص جو کئی
ہندو یا دیگر مذاہب کے آدمی کے پاس
چلے۔ اور قرآن سے جو دلائل دیکھے ہیں ان
سے کام لے کر کہا جا رہا ہے۔ تو وہ خوش
ہوگا اور یہ خوشی دوسروں کے مقابلہ میں اسے
حاصل ہوگی۔ مگر وہ اپنے آپ میں اسی وقت
خوش ہوگا جب وہ فراتقہ لے کر ایک پتھری
کا رستہ اسے معلوم ہو جائے۔ پس قرآن نہ
صرف غرضوں کے سامنے خوش کرنے کے ساتھ
اپنے سامنے دالوں کے لئے جہاں کہہ سکتے۔ بلکہ
وہ رستہ بھی جاتا ہے جس پر جھکوان
خدا تعالیٰ ایک ہی سچ کہتا ہے۔ لیکن جو قرآن کو
کو نہ دیکھتے نہ پڑھتے۔ وہ تیرہ دن سے دست
ہو سکتے ہیں اور نہ دوسروں کے فائدہ اٹھا
سکتے ہیں۔ لیکن لوگوں کو دکھائے۔ جو
تعلیم یافتہ تھے مگر سمجھتے تھے

قرآن کا سمجھنا

شکل ہے۔ اس لئے نہیں پڑھتے۔ مگر
معلوم ہونا چاہیے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کو
نبوت آسمان نالی ہے۔ قرآن دراصل کئی
جلوسے لکھتا ہے۔ ایک وہ جلوسہ ہے جو عام
لوگوں کے لئے ہے۔ اس سے پڑھ کر ان کے لئے
جو عام ہوں۔ پھر ان کے لئے جو عارف ہوں پھر
ان کے لئے جو سالک ہوں۔ اس طرح ترقی ترقی

جاتی ہے۔ بے شک قرآن کے بڑے بڑے مطالب
اور نکات

تقویٰ اور معرفت سے وابستہ

ہیں مگر قرآن کا اب جلد بھی ہے جو ہر انسان
کے لئے ہے اور جو ہر انسان کو خدا کا ہے
اس کے لئے زیادہ سے زیادہ جلوہ نما ہو
جاتی ہے۔ پس یہ صحیح نہیں ہے کہ قرآن سمجھ
ہیں نہیں آتا۔ اگر سب لوگوں کے سمجھنے کے لئے
قرآن نہ ہوتا تو اس میں یا ایھا الناس
نہ آتا۔ بلکہ یا ایھا العلماء یا ایھا الفقہاء
آتا۔ ہی آیت دیکھ لو اس میں آتا ہے یا
ایھا الناس قد جاءکم برہان
صن ربکم وانزلنا الیکم توراہ میںنا
اس لئے ہی ہے کہ خدا نازلے اس میں
غیر مسلمان کو بھی مخاطب کیا ہے۔ اب اگر قرآن
کو نہ سمجھتے۔ لہذا بھی اس کی باتوں کو سمجھ سکتے
ہیں تو پھر سامنے والے کیوں نہیں سمجھ سکتے۔

مسلمانوں کی ساری تباہی

کی وجہ یہی ہے کہ وہ کہتے ہیں ہم قرآن نہیں
سمجھ سکتے حالانکہ عرب کے لوگوں نے جو نبوت
قرآن کو سمجھا اس وقت کی نسبت اسے مسلمانوں
بہ نسبت زیادہ سے اور تعلیم کے ترقی کر جانے
کی وجہ سے آج کل کے جاہل بھی اس زمانہ کے
جاہلوں کی نسبت زیادہ واقفیت رکھتے ہیں
کیونکہ وہ دوسروں سے سن کر نسبت سنی
باتیں جو اب نکلی ہیں معلوم کر لیتے ہیں۔ جیسے
طاغیوں کا کیرا ہے لاکھوں ان ایسے ہیں
جو ایک لفظ بھی نہیں پڑھتے ہوشے مگر انہیں
معلوم ہے کہ طاغیوں کا کیرا ہوتا ہے۔ اسی طرح
زمین کا گول ہونا انہیں معلوم ہے۔ پلنے نہانے
میں یہ باتیں بڑے بڑے عالموں کو بھی معلوم نہ
تھیں۔ پس اگر عرب کے جاہل قرآن کو سمجھ سکتے
تھے تو آج کل کے لوگ کیوں نہیں سمجھ سکتے۔

ہر مسلمان کو چاہیے

کہ قرآن کریم کو پڑھے۔ اگر عربی نہ جانتا ہو
تو اردو ترجمہ اور تفسیر ساتھ پڑھے۔ عربی
جاننے والوں پر قرآن کے بڑے بڑے مطالب
کلنے ہیں۔ مگر یہ مشہور بات ہے کہ جو ساری
چیزیں حاصل کر کے اسے خود ہی نہیں چھوڑ دینی
چاہیے۔ کیا ایک شخص جو جنگل میں کھوکھو پڑا ہو
اسے ایک روٹی ملے تو اسے اس لئے چھوڑ
دینا چاہیے کہ اس سے اس کی ساری بیوقوفی اور
نہ ہوگی۔ پس جتنا قرآن پڑھ سکتا ہو پڑھ لے اور
اگر خود نہ پڑھ سکتا ہو تو کچھ جس قرآن جانتا
ہو اس سے پڑھ لیتا چاہیے۔ جب ایک شخص
بار بار قرآن پڑھے گا اور اس پر خود گرسے گا
تو اس میں قرآن کریم کے سمجھنے کا ملک پیدا ہو
جائے گا۔

پس مسلمانوں کی

ترقی کا راز

قرآن کریم کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے ہیں
جب تک مسلمان اس کے سمجھنے کی کوشش نہ کریں گے
کا میاں نہیں ہوں گے۔ کہا جاتا ہے دوسری قومیں
جو قرآن کو نہیں مانتیں وہ ترقی کر رہی ہیں۔
پھر مسلمان کیوں ترقی نہیں کر سکتے۔ بے شک
عیسائی اور ہندو اور دوسری قومیں ترقی کر سکتی
ہیں۔ لیکن

مسلمان قرآن کو چھوڑ کر

بہتر نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی اس بات پر ذرا
بھی غور کرے تو اسے اس کی وجہ معلوم ہو سکتی
ہے۔ اگر یہ صحیح ہے کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ
کی کتاب ہے اور اگر یہ صحیح ہے کہ ہمیشہ
دنیا کو ہدایت دینے کے لئے قائم رہے گی تو
پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ اگر قرآن کو خدا
کی کتاب ماننے والے بھی اس کو چھوڑ کر ترقی
کر سکیں تو پھر کوئی قرآن کو نہ ماننے کا پس
قرآن کی طرف مسلمانوں کو متوجہ رکھنے کے لئے
ضروری ہے کہ ان کی ترقی کا انحصار قرآن کریم
پر ہو۔ اگر عیسائی دنیا کے لئے کوشش کرتے
ہیں تو انہیں ترقی حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ خدا
تعالیٰ کا قانون ہے جو کئی کوشش کرتا ہے
اسے ہم دیتے ہیں مگر مسلمان اگر قرآن کو
چھوڑ کر کوشش کریں تو ان پر نکالت اور تباہی
نازل کی جاتی ہے۔ تاکہ ان کو عیسویوں کو یہ
قرآن کو چھوڑنے کی سزا ملے اور انہیں توبہ
پیدا ہو کہ قرآن کو چھوڑ کر کہا میں حاصل
انہیں ہو سکتی۔ دیکھو ان ایسے جیسے سے
اور رنگ میں سلوک کرتا ہے اور پھر کے بچے
سے اور طریق سے۔ اگر کوئی اپنا آدمی
بدلتی ہے کسی کلام کرے گا تو ہم فوراً اسے
ڈاڑھیں کے لیکن اگر کوئی عیسائی یا ہندو یہ
کہے گا کہ یہ قرآن کو خدا کا کلام نہیں مانتا
تو اس پر ناراض نہیں ہوں گے۔ بلکہ انہیں اس کا
عقیدہ ہی ہے۔ پس مسلمان جہاں تک قرآن

حسب انھما

نی قولہ ذیہمہ روہیہ۔ محکم کر کے پڑھنے چاہیے
حسب ماکان
بچوں کے لئے کا کام ہے علاج کی شہادت اور پڑھے
بچوں کی توجہ دینی
دست در رکھ کی بہترین دوا۔ نہ شہیدی ایک شہید

مفید النہا

ایام سے فاعلم کی خبر دہا۔ یمن روہیہ
حکم نفاہان آیت سنسٹ۔ گھر انوالہ

پر عمل نہ کریں تو قیام نہیں کر سکتے۔ ہر ایک
مسلمان کہتا ہے ولے قرآن کا انکار
کو دین تو وہ دنیاوی طریقہ کوشش کرنے
سے اس طرح ترقی کر سکتے ہیں جس طرح
غیر مسلم اقوام کر رہی ہیں۔ لیکن جب تک وہ

قرآن سے وابستہ

ہیں۔ اور قرآن کو خدا کا کلام ماننے کے
دعوتے وار ہیں اسے چھوڑ کر ترقی نہیں
کر سکتے۔ اگر مسلمان قرآن چھوڑ دیں گے تو
خدا تعالیٰ

کوئی اور قوم

کھڑی کر دے گا جو مستعان کو مان کر ترقی
کرے گی مگر مسلمان کہلا کر قرآن کریم
کو خدا تعالیٰ کا کلام مان کر پھر جب تک
اس پر عمل نہ کیا جائے گا ترقی حاصل نہ
ہوگی۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ قرآن کریم
پڑھنے اس کے مطالب سمجھنے اور ان پر
عمل کرنے کی کوشش کریں۔
یہیں اللہ تعالیٰ سے

دعا

کہتا ہوں کہ اس نے مسلمانوں کو جہاں اپنی
کتاب دی جس کے متعلق منکر بھی تھا انہیں
دیکھتے تھے کہ کاش ایسی کتاب ہمارا بھی ہوتی
وہاں مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق
بھی عطا فرمائے۔ اور انہیں سمجھ دے کہ یہ
ایسی لے نظر کتاب ہے کہ وہ انہیں انسان
اس کی توجہ کرے تو اس میں اس طرح
محو ہو جاتا ہے جس طرح مست ہو جاتا ہے

- مگر حقوق محفوظ ہیں۔
- حاصل النہی دوامیں
- ۱۵۱ - دلے اٹھارہ سال اور بچوں کی حفاظت کے لئے
 - ۲۱ - سوجھ بوجھ آنکھوں کی بیماریوں کے لئے
 - ۲۱ - حب مبارک - عصیان کمزوری کے لئے
 - ۲۱ - خدا کا خون کی صفائی کے لئے
 - ۲۱ - بال بچوں - سرکھ ممان کے لئے
 - ۲۱ - بچھو بندے - نوائی کے لئے
 - ۲۱ - تپ اور - بگاڑ کے لئے
 - ۲۱ - حبہ اور - بے اولاد مردوں کے لئے
 - ۲۱ - مرعہ نماز - چھوڑنے سے بچنے کے لئے
 - ۲۱ - رخصتی جہاں - سزاؤں کی خاطر بیماریوں کے لئے
 - ۲۱ - ہاضمہ - ہاضمہ کی خرابی کے لئے
 - ۲۱ - سکھ دھارا - خفا علی اولاد کے لئے
 - ۲۱ - شہادت - پیاس اور گھبراہٹ کے لئے
 - ۲۱ - قرصی نماز - دماغ کی کمزوری کے لئے
 - ۱۰۱ - شہید بچوں - زہیہ اولاد کے لئے
 - حکم جہدوم الطمانہ احمد اکل الطب والجر است
 - ودافہ ہنتمل - صیافہ - سرگردام

ختمِ رسالت و ختمِ نبوت کی جان ہے

ختمِ رسالت و ختمِ نبوت کی جان ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے درسِ قرآن میں جس کا دور ستمبر ۱۹۱۸ء میں شروع ہوا۔ یکم مارچ ۱۹۲۱ء کو جب آیتِ استخلاف اٹی تو حضور نے نہایت تفصیل کے ساتھ مسئلہ خلافت پر روشنی ڈالی۔ اور ثابت کیا کہ خلیفہ خدا ہی بنا ہے۔ کسی انسانی منصوبہ کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اس تقریر کا ایک حصہ جس میں خلافت کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

وعد اللہ الذین امنوا لکنھم
وعملوا الصالحات لیستخلفنھم
فی الارض کما استخلف الذین
من قبلھم ولیمکن لھم
دینھم الذی انتم فیہم
ولیبید لھم من بعدھم
امنا و یعبدون فی لا یشرکون
بی شئیء و من کفر بعد ذلک
فانزلناک ہذا لعلنا نسقون۔

یہ آیت اس زمانہ میں بہت ہی زیر بحث ہے۔ اس میں خلافت کا ضمن بیان کیا گیا ہے۔ اس میں خلافت کے مسئلہ کے متعلق کم ہوتا ہوں۔ لیکن طبعاً میری طبیعت میں یہ بات داخل ہے کہ جس مسئلہ کا اثر میری ذات پر پڑتا ہو اسے میں بہت کم بیان کرتا ہوں۔ ہاں جب کوئی اعتراض کرے تو جواب دینے کے لئے ہونا پڑتا ہے۔ حضرت خلیفۃ اولِ رمی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت کے مسئلہ کے متعلق بہت زور دیا کرتے تھے کیونکہ انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ علم دیا گیا تھا کہ اس کے متعلق فتنہ مریگا۔ اس وجہ سے یکپور دروس اور دعاؤں میں بہت زور دیا کرتے تھے۔

میرے نزدیک یہ مسئلہ اسلام کے ایک حصہ کی جان ہے۔ مختلف حصوں میں مذاہب کا عملی کام منقسم ہوتا ہے۔ مسئلہ جس حصہ مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ وحدتِ نبوی ہے کوئی حاکمیت کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی۔ جب تک ایک رنگ کی اس میں وحدت نہ پائی جائے مسلمانوں نے قومی لحاظ سے تنزل ہی اس وقت کیا ہے۔ جب ان میں خلافت نہ رہی۔ جب خلافت ذریعہ ہی تو وحدت نہ رہی۔ اور جب وحدت نہ رہی تو ترقی نہ ہو سکتی اور تنزل شروع ہو گیا۔ کیونکہ خلافت کے بغیر وحدت نہیں ہو سکتی اور وحدت کے بغیر ترقی نہیں ہو سکتی ترقی وحدت کے ذریعہ ہی ہو سکتی ہے

جب ایک ایسی رکھی ہوتی ہے جو کسی قوم کو باندھے ہوئے ہوتی ہے تو اس قوم کے لئے وہ بھی طاقتوروں کے ساتھ آگے آگے رہنے جانتے ہیں۔ دیکھو اگر مشاہدہ کے ساتھ ایک چھوٹا بڑا کچھ کرنا یاد دیا جائے تو اس کا بھی اس جگہ پہنچ جائے گا۔ جہاں شاہ ہمدان کو پہنچا ہوگا۔ یہی حال قوم کا ہوتا ہے۔ اگر وہ ایک رسمی سے بندھی ہو تو اس کے لئے اور افراد بھی ساتھ دوڑے جاتے ہیں۔ لیکن یہی کھل جائے تو کچھ دیر تک طاقتور دوڑتے رہتے ہیں۔ لیکن زور پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اور آخر کار نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کئی طاقتور بھی پیچھے رہنے لگتا جاتے ہیں۔ لیکن کچھ ایسے ہوتے ہیں جو ہرے ہیں ظلال جو پیچھے رہ گئے ہیں ہم بھی نہ جائیں۔ پھر ان لوگوں میں جو آگے بڑھنے کی قابلیت رکھتے اور آگے بڑھنے میں چلنے کی قابلیت نہیں ہوتی۔ مگر قومی اتحاد اس پر ہوتا ہے کہ ساری قوم چٹان کی طرح مقبوض ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے کمزور دھج جائے بڑھتے جاتے ہیں۔

جیسا کہ میں نے بتایا تھا سورہ نور میں اسلام کی اور انسان کی روحانی ترقی کے ذرائع کا ذکر ہے ان ذرائع میں سے بعض کا تو پہلے ذکر آچکا ہے اور ایک ذریعہ اس آیت میں بیان کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وعد اللہ الذین امنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں میں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور عمل صالح کئے اور وعدہ معمولی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنی ذات کی قسم کھا کر فرماتا ہے کہ ان کو ضرور خلیفہ بناؤں گا اس زمین میں جیسا کہ اس نے خلیفہ بنایا تم سے پہلوں کو

اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ خدا نے مسلمانوں سے یہ وعدہ کیا ہے۔ آگے اس وعدہ کی خصوصیات بیان فرماتا ہے۔ ولیمکن لھم دینھم الذی انتم فیہم لھم

دوسرے قارئین کو دے گا۔ ثابت کر دے گا ان کے لئے ان کے دین کو جو ان کے لئے پسند کیا گیا۔ یہ ایدہ اسلوب ہے۔ دوسرا اسلوب ان سے یہ کہہ گا کہ ولیبید لھم من بعدھم اصلاً و خرف کے بعد ان سے ان کی حالت بدل جائے گی۔

اس کا نتیجہ کیا ہوگا فرماتا ہے یہ کہ ولیبید و شئی لا یشرکون فی شئیء و دینہم الذی انتم فیہم لھم من بعدھم من بعد ذلک کسی کو شریک نہ کریں گے۔ آگے فرماتا ہے یہ تمہارے لئے اتنا برا انعام ہے کہ وہ من کفر بعد ذلک فاذلک ہم انما نسقون۔ جو اس قدر ذمہ دار ہے کہ وہ ہمارے ذمہ سے کاٹ دیا جائے گا۔ یہ اس قدر سخت دیکھو کہ کچھ کچھ وعدہ کی ناقدری کے متعلق ایسی دیکھو نہیں دیکھی تھی۔

اس زمانہ میں بدقسمتی سے بعض لوگوں نے خلافت سے اختلاف کیا ہے ان کا خیال ہے کہ خلافت کا مسئلہ حکومت سے تعلق رکھتا ہے۔ حالانکہ یہاں اللہ تعالیٰ نے جنتاً و دہاً یہ مذہب پر ہی دیا ہے۔ وعد اللہ الذین امنوا منکم و عملوا الصالحات ولیمکن لھم دینھم الذی انتم فیہم لھم من بعدھم من بعد ذلک فاذلک ہم انما نسقون۔ یا نبیوں بات۔ یہ پانچوں باتیں تو صاف طور پر دین سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور تمہیں دین کے ساتھ اس کا اتنا

ظاہر کرتا ہے کہ اس سے بھی دینی امن یا امر ہے اس طرح اس آیت پر تمام کام دین کا ذکر ہے۔ اور اس کے آگے بھی خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ و انتم فیہم الصلوٰۃ و الذکر و

دا طیعوا الرسول لعلکم ترحموا یہ بھی دین ہی کے احکام ہیں۔ پس یہاں دین ہی دین کا ذکر ہے۔ وعدہ اگر یہ سمجھا جائے کہ خلافت کا ذکر ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ روحانی ترقی کے ذرائع کے بنانے کے سلسلہ میں مسلمانوں کا ذکر کیا نسل رکھتا ہے مسلمانوں کو خدا در بد کار ہو گیا بھی قائم کر لیتے ہیں۔

اصل اور سچی بات یہی ہے کہ خلافت جو روحانی ترقی کا ایک عظیم انسان ذریعہ ہے۔ اسی کا یہاں ذکر ہے۔ مسلمانوں کا نہیں ہے۔ اس خلافت سے مراد خداوند خلافت ماموریت ہے۔ یہ خلافت نبیات ماموریت ہے۔ یہ لڑائی

روحانی خلافت کا ہی یہاں ذکر ہے یہ دونوں قسم کی خلافت روحانیت کی ترقی کا ذریعہ ہے خلافت ماموریت تو اس طرح کہ اس کے ذریعہ ایک انسان خدا سے نور پا کر دوسروں کو مسزور کرنا ہے اور خلافت نبیات ماموریت اسی طرح کہ اس انعام اور نگرانی سے کمزوری کی بھی حفاظت برپا جاتی ہے۔ پس ان دونوں قسم کی خلافتوں میں رکاوٹ ہیں۔ اور دونوں روحانی ترقی کا باعث ہیں اور دونوں کے بغیر روحانیت مفقود ہو جاتی ہے۔ چنانچہ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جب خلافت کا مسئلہ ہوا تو پھر اسلام کو کوئی نمایاں ترقی نہیں ہوئی۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو خلافتیں تھیں۔ ان میں عظیم انسان ترقی ہوئے تو رسول کو تو خیر اسلام میں داخل ہو گئیں۔ اور اسلام بڑھی سرعت کے ساتھ پھیل گیا۔ لیکن جب روحانی خلافت کا مسئلہ نہ رہا۔ تو اسلام کی ترقی بھی رک گئی یا پھر ان لوگوں کے ذریعہ کسی قدر ترقی ہوئی جو خدا کے ایام اور وحی پاکر اسلام کی خدمت کے لئے کھڑے ہوئے۔ لہذا روحانی خلافت کے بغیر اسلام کو کوئی ترقی نہ ہو سکتی بلکہ تنزل ہوتا رہتا ہے۔

خلافت اسلام کے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے اور اسلام بھی ترقی نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ خلافت نہ ہو۔ ہمیشہ خلفاء کے ذریعہ اسلام نے ترقی کی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ذریعہ سے ترقی کرے گا۔ اور ہمیشہ خدا تعالیٰ نے خلفاء و مقرر کرتا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی خلافت و مقرر کرے گا۔ یہی ہماری جماعت میں جو خلافت کے متعلق جو کچھ بڑا بڑا۔ وہ لوگ نہیں تھے اس وقت کے حالات دیکھو وہ جانتے ہیں کہ کتنا بڑا فتنہ بیابا رہتا۔ اب تو کہا جاتا ہے کہ منصور کی بڑی مہم تھا۔ اسے کامیابی ہو گئی۔ مگر اس وقت کے حالات جانتے دازے جانتے ہیں۔

وعد اللہ الذین امنوا منکم و عملوا الصالحات ولیمکن لھم دینھم الذی انتم فیہم لھم من بعدھم من بعد ذلک فاذلک ہم انما نسقون۔ یا نبیوں بات۔ یہ پانچوں باتیں تو صاف طور پر دین سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور تمہیں دین کے ساتھ اس کا اتنا ظاہر کرتا ہے کہ اس سے بھی دینی امن یا امر ہے اس طرح اس آیت پر تمام کام دین کا ذکر ہے۔ اور اس کے آگے بھی خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ و انتم فیہم الصلوٰۃ و الذکر و

تحریک جدید کے اعلانات

معاویہ خاں میجر احمد زین پورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان شخصوں کے اسماء و گرامی تحریر کیے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسیح احمد زین پورک سے شکر و نیکوئی کی تعبیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زیادہ تحریک جدید کو دینے کی توفیق بخشی ہے۔ جزائرم انشاء الرحمن الجزائر اور الجزائر لائسنس۔ دیگر اخبارات میں اس حوالہ پر ملاحظہ فرمائیے کہ دائمی طور پر حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہم انصر من تصدق بکرمک۔

- ۲۱۶ - محترمہ امینہ رشید بگ صاحبہ بنگلہ پورہ اور احمد زین پورہ آباد (سنہ ۱۹۰۰ء)
- ۲۱۷ - مکرم مولوی عبدالرحیم صاحبہ لائسنس روڈ کراچی
- ۲۱۸ - مکرم جناب محمد علی صاحب کھڑکی کراچی
- ۲۱۹ - محترمہ ابارا انڈیا کراچی
- ۲۲۰ - مکرم حاجی محمد الین صاحبہ و دیش دارالصدر غزنی ریلوے

تعمیر مجدد ممالک بیرون قندھاریہ

اس سلسلہ میں جن شخصوں نے دس روپیہ یا اس سے زیادہ حصہ دیا ہے۔ ان کے اسماء و گرامی معارف کی مافی قراہیوں کے درجے ۵۰ لاکھ ہیں۔ جزائرم انشاء الرحمن الجزائر اور الجزائر لائسنس۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

- ۶۶۱ - مکرم چوہدری شریف احمد صاحبہ ۶۵۰ ضلع حرم بارخان
- ۶۶۲ - احباب جماعت احمدیہ موسیٰ ضلع مسیال کوٹ
- ۶۶۳ - مکرم شیخ محمد اسلم و محمد سلیم صاحبان دنیا پور ضلع ملتان
- ۶۶۴ - مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب میا نپورہ ضلع مسیال کوٹ
- ۶۶۵ - احباب جماعت احمدیہ ڈسٹرکٹ مسیال کوٹ بزرگ مکرم شہیر احمد صاحب معارف
- ۶۶۶ - مکرم چوہدری شاد اللہ صاحب مرانی و ضلع کوہر اوالہ
- ۶۶۷ - چوہدری رحیم بخش صاحبہ ۷۰۰ ضلع شیخوپورہ
- ۶۶۸ - احباب جماعت احمدیہ سرگودھا بزرگ مکرم بالو محمد عالم صاحب
- ۶۶۹ - مخدوم مبارک بیگ صاحبہ از دفتر مخدوم بقیہ بیگ صاحبہ
- ۶۷۰ - احباب جماعت احمدیہ راول پور ضلع بزرگ مکرم مولوی رحیم بخش صاحب
- ۶۷۱ - مخدوم چوہدری محمد شفیع صاحب چیمبرنگ لاہور جناب والد مخدوم چوہدری غلام مرزا صاحب
- ۶۷۲ - احباب جماعت احمدیہ راجن پور ضلع ڈیرہ غازی خان بزرگ مکرم چوہدری غلام نبی صاحب
- ۶۷۳ - " " " " بال پور ضلع لاہور بزرگ مکرم شریف احمد صاحب
- ۶۷۴ - " " " " پنڈی چری ضلع شیخوپورہ بزرگ مکرم مولوی محمد صاحب
- ۶۷۵ - " " " " اسماعیل بیگ گجرات بزرگ مکرم شریف احمد صاحب
- ۶۷۶ - مکرم ملک محمد احمد صاحب آف دیپالپور صاحبان ملک محمد مدلیق صاحب مخدوم
- ۶۷۷ - " " " " منجانب ملک عبدالرحمن صاحب مخدوم
- ۶۷۸ - مخدوم چوہدری سردار خان صاحب مولوی کے ضلع کجوالہ
- ۶۷۹ - احباب جماعت احمدیہ پتوکی ضلع لاہور۔ بزرگ مکرم محمد شریف صاحب

تعمیر مجدد ممالک بیرون قندھاریہ میں حصہ لینے والوں کے لئے خوشخبری

سیدنا حضرت فضل عمر علیہ السلام سے دعا ہے کہ اللہ الودود کی خدمت بابرکت میں ماہ تبلیغ مبارک ۱۹۴۷ء میں تعمیر ممالک بیرون قندھاریہ (سوئٹزرلینڈ) کے لئے چندہ دینے والے علماء دین کے اعمار و حاجی معارف کی مافی قراہیوں کے درجے ۵۰ لاکھ یا اس سے زیادہ ہو جائیں گے۔ اس جزائرم انشاء الرحمن جزائرم انشاء الرحمن۔

بچوں کی تربیت کا بہترین ذریعہ

ہمارے انسپکٹر تحریک جدید لاہور نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ درحکم غیر احمدی صاحبان تمام تحریک جدید مجلس خدام الاممہ لاہور کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی کہ لڑکوں کا عطف فرمائیے تو مولود کو مکرم میاں امام الدین صاحب حلقہ سلطان پور لاہور کا پوتا اور مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب پسر و ضلع مسیال کوٹ کا نواسہ ہے۔ اس توفیق میں مکرم میاں احمد صاحب - ۱۰/۱ روپے خانہ خدی میروں پاکستان کے لئے دے دیں اور ساتھ ہی پانچ روپے - ۵/۱ روپے کا عدلہ تحریک جدید کے لئے بھی فرمائیے۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ جزائرم انشاء الرحمن کی قربانیاں قبول فرمائے۔ اور تو مولود کو خادم دین بنائے۔ اور اپنے فضل سے صحت و سلامتی کی زندگی عطا فرمائے۔ بچوں کو یوم دلاوت ہی سے انہیں مجاہد تحریک جدید بنانا ان کی تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔

احباب جماعت احمدیہ کی طرف کا حقہ توجہ فرمادیں۔

درخواست دعا

۱۔ ریلوے کی ذیلی تنظیموں کے بعض اراکین اور بعض دیگر دوست مس جہانک بیرون اور تحریک جدید کے مافی جہا و کما فی خیال رکھتے ہیں۔ بعض احوال کے ذریعہ اور بعض اپنے قیمتی اوقات کے ذریعہ وہ بہر حال احمد قارئین الغافل کی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اس سبب سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

- ۱۔ مخدوم سردار احمد صاحب واقف زندگی دارالصدر غزنی ریلوے
- ۲۔ مخدوم کیٹین ڈاکٹر بشیر احمد صاحب گولبار زار ریلوے
- ۳۔ امید عبدالسلام صاحب محمد دارالامین ریلوے
- ۴۔ مخدوم عبدالقیوم صاحب کیونڈہ و فضل عمر ہسپتال ریلوے
- ۵۔ مخدوم قریشی محمد عبداللہ صاحب دارالرحمت و سٹی ریلوے
- ۶۔ کیٹین محمد سعید صاحب دارالرحمت غزنی ریلوے
- ۷۔ مخدوم چوہدری عبدالغفر صاحبہ و اخصانہ خدمت خلق ریلوے
- ۸۔ چوہدری خان محمد صاحب گوندل جنرل سٹور گولبار زار ریلوے
- ۹۔ مخدوم مسعودہ بیگ صاحبہ سیکرٹری کیمز امار اللہ ریلوے
- ۱۰۔ مخدوم ملک محمد شفیع صاحب و شوہر دارالرحمت و سٹی ریلوے

سابقوں میں شامل ہونے کا ایک سنہری موقع

مشہور سنی بیرون کی بعض اہم اور فوری ضروریات کا تقاضا ہے۔ کہ تحریک جدید کے مافی جہا و میں حصہ لینے والوں کا بیشتر حصہ سال کے ابتدائی حصہ ہی میں ادا دینی کا انتظام کر دے۔ ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے تاریخ تک اپنا سام چندہ ادا کرنے والوں کو سابقوں کی عزت سے نوازنا ہے۔ ذاتک فضل اللہ ہو بہو صحت و اعتبار فرمایا۔ درجہ دوست سابقوں میں شامل ہونا چاہیے وہ ماہ مارچ تک اپنا چندہ ادا کر کے ظاہر ہے کہ ایسی قربانی کرنے والوں کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقدس دل کی گہرائیوں سے دعا میں لکھی ہوں گی۔ چنانچہ دفتر بزرگ کا دستور ہے۔ کہ ۳۱ مارچ تک وصولی کی امداد و فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لایں۔ اس لایں کی جاتی ہے۔ جملہ غلصہ میں جماعت سے توقع ہے کہ وہ ۳۱ مارچ سے پہلے پہلے اپنے وعدہ کی ادائیگی فرما کر سابقوں میں شامل ہونے کی سعی فرمائیں گے۔

دیکھیں! مال اول تحریک جدید ریلوے۔

انسپکٹر صاحب انصار اللہ کا دورہ

فضل گجرات جہلم کی مجالس انصار اللہ متوجہ ہوں۔ مجلس انصار اللہ کے انسپکٹر صاحب ملک محمد شریف صاحب پسر ۱۶ سے اصلاح گجرات اور جہلم کی مجالس انصار اللہ کا دورہ شروع کر رہے ہیں۔ ان اصناف کی مجالس انصار اللہ کے علمبرداران سے اطمینان ہے کہ ان سے پورا پورا تعاون فرمادیں۔ (قارئین مجلس انصار اللہ متوجہ ہوں۔)

مشرق مغرب کی عجمائے احمدیہ کی طرف سے مبارکباد کی پیغامات

(بقیہ صفحہ اول)

کرم اقبال شاہ صاحب پرنسپل نیشنل جماعت احمدیہ تیرہویں

مکرم استنبال شاہ صاحب پرنسپل نیشنل جماعت احمدیہ تیرہویں مشرقی افریقہ مبارکباد کے رتی پیغام میں

رستم طراز ہیں
جماعت احمدیہ تیرہویں مسجد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہ اللہ کو موعودہ

خلافت پر پچاس سال پورے ہو کر ایک دن دن سال شہد دع ہوئے

پر حضور کی خدمت میں صمیم قلب سے مبارکباد عرض کرنی ہے اور ہرگز دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور راہ اللہ کو اپنے فضل سے شفقت کامل و

عاجل عطا فرمائے اور حضور پر ایک سایہ ہمارے معمولی پناہ و سلامت رکھے۔ جماعت تیرہویں حضور پر پور

اجتہاد کا دینا داری اور اخلاقت گزارگی کا یقین دلانی ہے اور اپنے اس عہد کی تجدید کرتی ہے کہ تنظیم خلافت کی حفاظت اور اس کی مضبوطی و

استقامت کے لئے کوشاں رہے اور ہر جہد و کوشش میں جاسے، اللہ راہ اللہ العزیز۔ (انبال شاہ تیرہویں)

کرم سید احمد صاحب ناصر امین حضرت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب رضی اللہ تعالیٰ

انجی اور بی بی بیگ صاحبہ کی طرف سے مبارکباد کا تارا رسالہ کہتے ہوئے رستم طراز ہیں۔

خلافت نامہ کے قیام پر پچاس سال پورے ہوئے پریم دونوں حضور کی خدمت میں صمیم قلب سے مبارکباد عرض کیے ہیں ہرگز

سوائے اللہ ہی و علیہ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو نعمت کاملہ عطا فرمائے اور حضور کا سارہ جماعت کے سرپرست و تادیب سلامت رکھے ہم

خدمت اسلام اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے عہدہ کی تجدید کرتے ہیں نیز درخواست کرتے ہیں کہ حضور ہمارے لئے دعا فرمائیں

و سید احمد ناصر اور دینی تیرہویں کرم مولوی فضل الہی صاحب بشیر مارشلین

ملفہ مارشلین کرم مولوی فضل الہی صاحب بشیر جماعت احمدیہ کی طرف سے مبارکباد کا تارا رسالی کہتے ہوئے دہلی مارشلین سے

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقا پوری کی وفات

(بقیہ صفحہ اول)

ازان بعد اچھا ایک طبیعت زیادہ خراب ہو گئی اور یہوشی طاری ہو گئی اور آپ ۱۶ اور ۱۷ مارچ کی درمیانی شب اپنے مولا کے مصطفیٰ سے جا ملے

حضرت مولانا صاحب مرحوم اکبر پورہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی اور پھر مدرسہ رحیمیہ نیک آباد لاہور میں علم دین حاصل کیا ازان بعد ۱۸۹۳ء میں مظاہر العلوم بہار پور سے فارغ التحصیل ہوئے

اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کا شرف آپ کو ۱۸۹۱ء میں ہی حاصل ہو گیا تھا جبکہ حضور علیہ السلام لدھانہ میں قیام فرما تھے اور اس کے بعد آپ کا گاہے گاہے قادیان حاضر ہوتے رہے لیکن باقاعدہ حجت کا شرف ۱۹۰۵ء میں حاصل کیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

ابوہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں آپ نے ۱۹۰۸ء میں اپنے آبائی گاؤں سے ہجرت کر کے قادیان میں سکونت اختیار کی تاکہ یہاں تمام عمر میں آپ نہایت لگن و رغبت سے فریضہ تبلیغ ادا کرتے رہے تھے اور آپ کی قابل قدر سماجی کے

کے تعمیر میں متعدد جماعتیں قائم ہو چکی تھیں تاہم آپ نے جنوری ۱۹۱۵ء سے ۱۹۳۵ء تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کے باقاعدہ مبلغ کے طور پر نمایاں خدمات سر انجام دیں۔ اس دوران میں

پنجاب کے متعدد مقامات میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے علاوہ کچھ عرصہ جنگل میں اور پھر ایک لمبا عرصہ سندھ میں مبلغ سلسلہ کی حیثیت سے نمایاں خدمات انجام دیتے رہے۔ سندھ میں جہاں

آپ نے ۱۹۲۳ء سے ۱۹۲۵ء تک قیام فرمایا حضور نے اس علاقہ میں آپ کو امیر تبلیغ مقرر فرمایا تھا وہاں آپ کی مساعی کے نتیجے میں بہت ساری جماعتیں قائم ہوئیں۔ ۱۹۲۵ء سے ۱۹۳۳ء تک آپ ایمان خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں بطور اعلیٰ مقامی خدمات سر انجام دیتے رہے

۱۹۳۳ء میں صدر ایجنٹ احمدیہ کی ملازمت سے ریٹائر ہوئے کے بعد تقسیم بومبئی تک قادیان میں اور قیام پاکستان کے بعد سے راولپنڈی میں مقیم رہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا صاحب مرحوم کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیض صحبت اور احمدیت کی لوکت سے رُو یا و کثوف اور الہامات کی نعمت سے نوازا تھا۔ آپ بہت عبادت گزار اور دعا گو بزرگ تھے۔ آپ کی عبادت اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول تھیں اور اکثر آپ کو دعاؤں کی تجریت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے رُو یا و کثوف اور الہامات کے ذریعہ اطلاع مل جاتی تھی۔ راولپنڈی میں آپ کا فریضہ مرحومہ عام و عام بنا ہوا تھا۔ اجاب آپ کی خدمت میں بہترین

حاضر ہو کر آپ کی پر معرفت باتوں اور دعاؤں سے فیضیاب ہوتے۔ آپ نے دو بیٹیاں اور تین فرزند اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے صاحبزادگان میں سے محترم محمد اسماعیل صاحب نقا پوری اور محترم مبارک احمد صاحب نقا پوری کی طرح میں خاتم ہیں اور محترم میجر ڈاکٹر محمد اسحق صاحب نقا پوری فوج میں ہیں۔

ادارہ الفضل آپ کی بیگم صاحبہ صاحبزادگان اصابہ زادیوں اور دیگر متعلقین کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دست برداری ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے فوائز سے تیر سپہاندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظہ ناصر ہوتا رہے۔

نمائندگان مجلس مشاورت تشکیل

ایک ضروری شرط

نمائندگان کونسل مشاورت تشکیل

۵۲۵۲

رقم طراز ہیں۔

بخدمت حضور قدس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہ اللہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور کی موعودہ خلافت پر پچاس سال پورے ہو کر ایک دن دن سال شہد دع ہوئے

پر حضور کی خدمت میں صمیم قلب سے مبارکباد عرض کرنی ہے اور ہرگز دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور راہ اللہ کو اپنے فضل سے شفقت کامل و

عاجل عطا فرمائے اور حضور پر ایک سایہ ہمارے معمولی پناہ و سلامت رکھے۔ جماعت تیرہویں حضور پر پور

اجتہاد کا دینا داری اور اخلاقت گزارگی کا یقین دلانی ہے اور اپنے اس عہد کی تجدید کرتی ہے کہ تنظیم خلافت کی حفاظت اور اس کی مضبوطی و

استقامت کے لئے کوشاں رہے اور ہر جہد و کوشش میں جاسے، اللہ راہ اللہ العزیز۔ (انبال شاہ تیرہویں)

کرم سید احمد صاحب ناصر امین حضرت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب رضی اللہ تعالیٰ

انجی اور بی بی بیگ صاحبہ کی طرف سے مبارکباد کا تارا رسالہ کہتے ہوئے رستم طراز ہیں۔

خلافت نامہ کے قیام پر پچاس سال پورے ہوئے پریم دونوں حضور کی خدمت میں صمیم قلب سے مبارکباد عرض کیے ہیں ہرگز

سوائے اللہ ہی و علیہ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو نعمت کاملہ عطا فرمائے اور حضور کا سارہ جماعت کے سرپرست و تادیب سلامت رکھے ہم

خدمت اسلام اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے عہدہ کی تجدید کرتے ہیں نیز درخواست کرتے ہیں کہ حضور ہمارے لئے دعا فرمائیں

و سید احمد ناصر اور دینی تیرہویں کرم مولوی فضل الہی صاحب بشیر مارشلین

ملفہ مارشلین کرم مولوی فضل الہی صاحب بشیر جماعت احمدیہ کی طرف سے مبارکباد کا تارا رسالی کہتے ہوئے دہلی مارشلین سے

۵۲۵۲